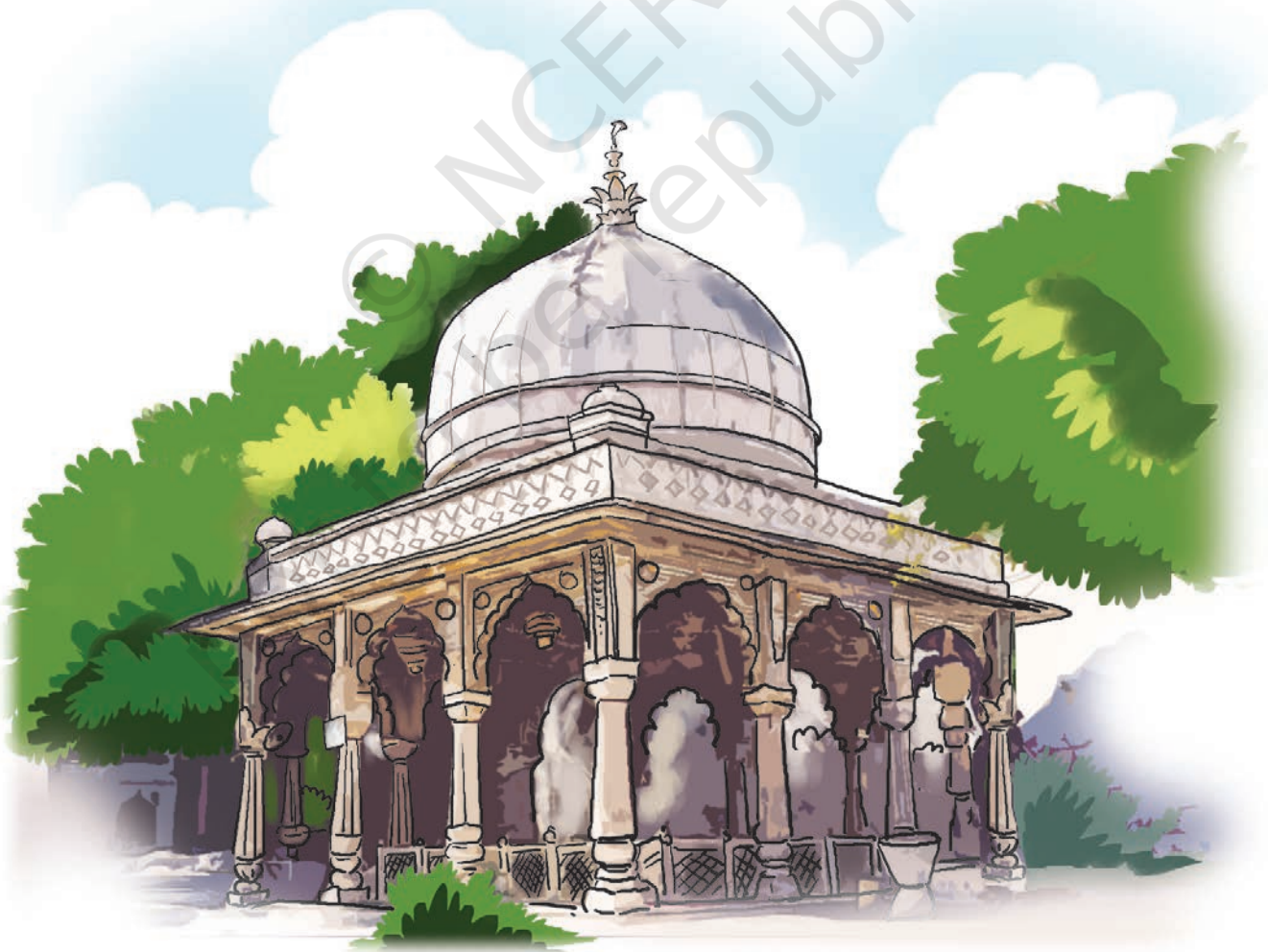




4713CH21

خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ چشتیہ سلسلے کے کامل درویش تھے۔ آپ کے والد سید کمال الدینؒ بغداد کے گاؤں ”اوش“ کے رہنے والے تھے۔ ان کی والدہ بڑی نیک خاتون تھیں۔ دن رات عبادت میں مشغول رہتیں۔ جب کبھی قرآن شریف کی تلاوت فرماتیں تو خواجہ بختیار کاکیؒ کو اپنے قریب بٹھا لیتیں۔



وہ ابھی صرف ڈھائی سال کے تھے کہ اُن کے والد کا انتقال ہو گیا۔ والدہ نے اپنی خاص نگرانی میں اُن کی تربیت کی۔ جب وہ چار سال کے ہوئے تو والدہ نے پڑھنے کے لیے اُن کو خواجہ معین الدین چشتیؒ کے پاس بھیج دیا، جو ان دنوں اوش میں ہی ٹھہرے ہوئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جب خواجہ معین الدین چشتیؒ نے اُن کو درس دینا شروع کیا تو غیب سے ایک آواز آئی، ”اے خواجہ! کچھ دیر ٹھہر جاؤ، قاضی حمید الدین ناگوریؒ آتے ہیں، وہی بختیار کاکیؒ کو پڑھائیں گے۔“

خُدا کے حکم سے کچھ ہی دیر بعد وہاں قاضی حمید الدین ناگوریؒ تشریف لائے۔ بختیار کاکیؒ سے پوچھا کیا پڑھو گے؟ اس پر بختیار کاکیؒ نے قرآن شریف کی ایک آیت پڑھ کر سنائی۔ وہ بختیار کاکیؒ کی زبان سے قرآن شریف کی آیت سُن کر حیران رہ گئے کہ چار برس کا یہ بچہ چھوٹی سی عمر میں اس طرح کی آیت پڑھ سکتا ہے۔ لہذا اُستاد نے پوچھا، ”تم نے قرآن شریف کس سے پڑھا؟“، آپ نے کہا میری والدہ کو آدھا قرآن شریف یاد ہے انھیں سے سُنتے سُنتے مجھے بھی یاد ہو گیا۔ یہ جاننے کے بعد قاضی حمید الدین ناگوریؒ نے انھیں بہت جلد باقی قرآن شریف بھی حفظ کرایا۔

جب قطب صاحب کی عمر پانچ سال کی ہوئی تو والدہ نے ملازم کے ساتھ انھیں محلے کے مکتب میں بھیجا۔ مکتب جاتے ہوئے راستے میں ایک بزرگ ملے۔ انھوں نے نوکر سے پوچھا، ”اس بچے کو کہاں لیے جا رہے ہو؟“ نوکر نے کہا کہ محلے کے اُستاد کے پاس لے جا رہا ہوں۔ تب بزرگ نے کہا کہ بچے کو مدرسہ لے جانے کے بجائے مولانا ابو حفصؒ کے پاس لے جاؤ۔ وہی اس بچے کو درس دیں گے اور مولانا کو تاکید فرمائی کہ پوری توجہ سے انھیں پڑھائیے، ان سے بڑے بڑے کام لینے ہیں۔ جب وہ بزرگ چلے گئے تو مولانا نے اس شخص سے فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے یہ کون بزرگ تھے؟ یہ حضرت خضرؑ تھے۔ جو خُدا کی طرف سے اس خدمت پر مامور کیے گئے تھے۔ یہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو صحیح راستہ دکھلاتے ہیں۔

تعلیم مکمل ہونے تک بختیار کاکیؒ اپنے گاؤں میں ہی رہے۔ جب وہ سن بلوغ کو پہنچ گئے تو وہ تلاشِ حق کے

لیے گھر سے باہر نکلے۔ ان ہی ایام میں قطب صاحب کو معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اصفہان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ نے وہاں پہنچ کر ان کی خدمت میں حاضری دی اور بختیار کاکیؒ ان کے مرید ہو گئے۔ وہ اپنے مرشد خواجہ معین الدین چشتیؒ کے ساتھ مکہ معظمہ پہنچے اور وہاں سے مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔

اسی سفر میں ان کی ملاقات ایک اور بزرگ سے ہوئی، انھوں نے بختیار کاکیؒ کو نصیحت کی، ”دنیا کی چیزوں کی خواہش نہ کرنا، مال و دولت جمع نہ کرنا، جو کچھ ملے، اُسے خدا کی راہ میں خرچ کر دینا اور اللہ کی عبادت کے سوا دوسرے فضول کاموں میں وقت نہ گوانا۔“ مدینہ منورہ سے واپسی کے بعد وہ اپنے مرشد کے ساتھ بغداد میں رہ کر عبادت کے علاوہ عوام کو نیک کام کرنے کی ہدایت کرنے لگے۔

بچپن ہی سے آپ نیک سپرت اور پاک دل انسان تھے۔ آپ کے دل میں اللہ کی سچی محبت تھی۔ آپ کثرت سے نماز اور دوسری عبادتوں میں بھی مشغول رہتے۔ زیادہ وقت اللہ کی یاد میں بسر کرتے، جیسے جیسے وقت گزرتا گیا اللہ کی محبت نے آپ کو دنیا اور دنیا کے مال و متاع سے بالکل بے نیاز کر دیا تھا۔ آپ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے، مختصر کھانا کھاتے، بس اس قدر جس سے جسم و جاں کا رشتہ باقی رہ سکے۔ اس سے زیادہ کھانا آپ پسند نہ فرماتے۔

بادشاہ وقت اور شہر کے لوگ ہمیشہ آپ کی خدمت میں بڑے بڑے نذرانے پیش کرتے، مگر آپ ان سب کو غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیتے۔ دہلی میں قیام کے دوران ہمیشہ خدا کی یاد میں محو رہتے اور کسی سے نذرانہ وغیرہ بھی قبول نہیں فرماتے تھے۔ اہل و عیال نہایت تنگی میں دن گزارتے تھے۔ جب کبھی گھر میں کچھ نہ ہوتا تو آپ کی اہلیہ، پڑوس میں رہنے والے بقال کی بیوی سے قرض لے کر کام چلاتی تھیں۔ پیسہ آنے پر اس کا قرض ادا کر دیتی تھیں۔ روایت ہے کہ ایک روز بقال کی بیوی نے طعنہ دیا کہ اگر میں تمہیں قرض نہ دوں تو تمہارے بال بچوں کا پیٹ کیسے بھرے؟ اس کی اس بات سے حضرت کو سخت تکلیف پہنچی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ آئندہ کسی سے قرض مت لینا۔ اگر ضرورت پیش آئے تو طاق میں سے ”کاک“ (روٹیاں) لے لیا کرو۔ اس کے بعد سے ضرورت پڑنے پر طاق سے گرم گرم روٹیاں لے لیا کرتیں۔ اسی سبب سے خواجہ قطب الدین ”بختیار کاکیؒ“ کہلانے لگے۔

حضرت بختیار کاکیؒ کو جب اپنے مرشد خواجہ اجمیریؒ کے ہندوستان پہنچنے کی اطلاع ملی تو وہ بھی ہندوستان کے لیے روانہ ہو گئے۔ کچھ دن ملتان میں رہنے کے بعد پھر دہلی آ گئے۔ بادشاہ شمش الدین التمش ان کی بہت عزت کرتا تھا۔ اُسے جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت بختیار کاکیؒ دہلی تشریف لا رہے ہیں تو وہ شہر سے باہر جا کر ان سے خود ملا اور بڑی عزت و محبت سے پیش آیا۔ بادشاہ بختیار کاکیؒ کے پاس ہفتے میں دو بار حاضری دیتا۔ عوام و خواص سب آپ سے عقیدت رکھتے۔ آپ کے دربار میں سب کو یکساں مقام حاصل تھا اور سبھی لوگ آپ کے گرویدہ تھے۔

دہلی پہنچنے کے بعد آپ نے اپنے مرشد خواجہ اجمیریؒ کو خط لکھا اور اجمیر آنے کی اجازت چاہی۔ لیکن مرشد نے انہیں دہلی ہی میں ٹھہرنے کا مشورہ دیا تاکہ وہ وہاں لوگوں کی خدمت کر سکیں۔

ایک دفعہ حضرت خواجہ اجمیریؒ کسی وجہ سے دہلی تشریف لائے تو انہوں نے بختیار کاکیؒ کو اپنے ہمراہ لے جانا چاہا۔ یہ خبر سنتے ہی پورے شہر کے لوگ اور بادشاہ بھی حضرت خواجہ اجمیریؒ کے پاس آئے اور ان سے گزارش کی کہ حضرت بختیار کاکیؒ کو اجمیر نہ لے جائیں۔ حضرت خواجہ اجمیریؒ نے لوگوں کی جب یہ حالت دیکھی تو فرمایا ”بابا قُطْب! تم دہلی ہی میں رہو، تمہارے دہلی چھوڑنے سے یہ سب لوگ رنجیدہ ہو جائیں گے اور میں نہیں چاہتا کہ تم ان کے دلوں کو دکھاؤ۔“

آپ کی وفات 1237 میں ہوئی۔ آپ کا مزار ”مہرولی“ دہلی میں ہے جہاں دن رات لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ اور آپ کی بزرگی کا فیض جاری ہے۔

معنی یاد کیجیے

پورا، بڑا	:	کامل
فقیر، خدا سے قریب شخص، خدا رسیدہ، بزرگ	:	درویش
علامت، نشانی، قرآن شریف کا ایک مکمل جملہ	:	آیت
زبانی یاد کرنا	:	حفظ کرنا

مقرر	:	مامور
کسی بزرگ کی ہدایت پر چلنے والا، عہد کرنے والا، عقیدت مند	:	مُرید
پیر، ہدایت کرنے والا، نیک راہ بتانے والا	:	مُرشد
نذرانہ کی جمع، احترام کے ساتھ کسی کو دیا جانے والا تحفہ یا رقم	:	نذرانے
گم ہونا، کچھ خبر نہ ہونا	:	محو ہونا
بیوی	:	اہلیہ
بنیا، پرچون فروش	:	بقال
طنز کرنا	:	طعنہ
روغنی روٹی	:	کاک
محراب، سامان رکھنے کے لیے دیوار میں بنی ہوئی وہ جگہ جس جگہ پر چراغ یا چھوٹا موٹا سامان رکھا جاتا ہے	:	طاق
یقین، گہرا دلی لگاؤ	:	عقیدت
بے خود، مست	:	سرشار
چھا جانا	:	غلبہ
فائدہ، نفع	:	فیض

سوچیے اور بتائیے۔

1. حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا تعلق کس سلسلے سے تھا؟
2. خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی تربیت کس کی نگرانی میں ہوئی؟
3. قاضی حمید الدین ناگوریؒ، خواجہ بختیار کاکیؒ کی کس بات پر حیران ہوئے؟
4. سفر کے دوران ایک بزرگ نے خواجہ بختیار کاکیؒ کو کیا نصیحت کی؟

5. حضرت نضرؓ نے مولانا ابو حفصؒ کو کیا تاکید فرمائی؟
6. خواجہ قطب الدین بختیارؒ کو ”کاکا“ کیوں کہا جاتا ہے؟
7. حضرت بختیار کاکیؒ کس بادشاہ کے زمانے میں ہندوستان تشریف لائے؟
8. حضرت بختیار کاکیؒ، خواجہ معین الدینؒ کے ساتھ اجیر کیوں نہیں گئے؟
9. بختیار کاکیؒ کا مزار دہلی میں کہاں واقع ہے؟

واحد، جمع الگ الگ کر کے لکھیے۔

خاتون آیتیں مکتب بزرگ ہدایات
عبادتوں خواہش نذرانے شعر محفل

ان لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

درویش نگرانی حفظ مامور نصیحت خوشبو

صحیح جملے پر صحیح (✓) اور غلط جملے پر غلط (x) کا نشان لگائیے۔

1. حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ چشتیہ خاندان کے کامل درویش تھے۔ ()
2. اُن کی بزرگی کی شہرت صرف بغداد میں تھی۔ ()
3. حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اصفہان تشریف نہیں لے گئے۔ ()
4. بچپن ہی سے آپ نیک سیرت اور پاک دل انسان تھے۔ ()
5. پورے شہر کے لوگ اور خود بادشاہ بھی حضرت خواجہ اجیرؒ کے پاس آئے اور اُن سے گزارش کی کہ حضرت بختیار کاکیؒ کو اجیر لے جائیں۔ ()

عملی کام

○ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی زندگی سے متعلق کسی واقعے کو اپنی زبان میں لکھیے۔

غور کرنے کی بات

○ ہندوستان میں باہر سے کئی اللہ والے تشریف لائے۔ خواجہ بختیار کاکیؒ بھی انھیں میں سے ایک ہیں۔ ان بزرگوں نے ملک میں بڑے بڑے کام کیے۔ خاص طور پر غریبوں اور محتاجوں کی خدمت کے لیے خانقاہیں بنائیں۔ اور خدا کے بندوں کو پیار محبت کا سبق پڑھایا۔ ان کی خانقاہیں ہر مذہب و ملت کے لوگوں کے لیے ہر وقت کھلی رہتی تھیں۔ عام انسانوں میں محبت اور اتحاد پیدا کرنا ان کا اصل کام تھا۔ خواجہ بختیار کاکیؒ کے ذریعے بہت سے ایسے حیرت انگیز واقعات ظاہر ہوئے جو انسان کی عقل میں نہیں آتے۔ ایسے واقعات کو جو انسان کی عقل میں نہ آتے ہوں ”کرامت“ کہتے ہیں۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ سے بہت سی کرامتیں ظاہر ہوئیں طاق سے ملنے والی روٹیوں کا قصہ بھی خواجہ صاحب کی ایک کرامت ہے۔



آؤ مل جل كر
بنائیں ايك بهتر دنيا

نرماليه چكروتي، كالج آف آرٹ، نئی دہلي